آسان رزق

مُسلمانوں کی بے روزگاری کا بہترین علاج

یا اللہ

دلشاد اینڈ سنز دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

بیشک اللہ ہی رزق پہنچانے والا نہایت ہی قوت والا ہے۔ آیۃ

آسان رزق

مؤلفہ

جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب مدظلہٗ

فہرست مضامین

تقریظ

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز محترم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب جو بمبئی کے اونچے درجہ کے بیچے تاجروں میں سے ہیں اور ماشاء اللہ طریقت کے میدان میں صاحب سلسلہ بھی ہیں۔ یہ زیر نظر رسالہ تحریر فرما کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے آج روٹی اور رزق کا سوال زندگی کا نصب العین بنا لیا گیا ہے اور اس میں لوگ اس وقت غرق ہیں کہ دین و مذہب اور آخرت و عاقبت کو بھی اس پر نثار کر دیا ہے۔

صوفی صاحب ممدوح نے روٹی کا مسئلہ ٹھیک اس نہج پر سامنے رکھا ہے جس نہج پر اسلام نے اسے اٹھایا ہے۔ جس سے دنیا کے ساتھ دین اور آخرت کی بہبود و فلاح بھی حاصل ہوتی ہے اور روٹی بھی غنا و استغناء کے ساتھ میسر آتی رہے۔ اسلام نے کسب حلال کو فریضہ قرار دیا ہے یعنی روٹی کمانا اتنا ہی ضروری بتلایا ہے

جتنا کہ عبادت خداوندی ضروری قرار دی ہے۔ نہ اس نے دین میں لگا کر دنیا سے قطع نظر کیا ہے۔ اور نہ دنیا میں غرق کر کے دین ہی کو خیرباد کہنے کی اجازت دی ہے۔ اس نے اباحیت سے بھی روکا ہے اور رہبانیت کو بھی ختم کیا ہے۔ جس سے آدمی کا دین اور دنیا دونوں ہی اپنے اپنے درجہ میں استوار ہو جاتے ہیں۔

صوفی صاحب نے اس اعتدالی نقطہ پر مسلمانوں کو بلکہ جو بھی صلاحیت پسند غیر مسلم اس پر چلے اسے بھی سمجھانے کی سعی فرمائی ہے۔ جہاں موصوف نے اسباب کے درجہ میں روزی کمانے کے لئے ہاتھ پیر ہلانے اور اسباب اختیار کرنے کی تلقین کی ہے وہیں ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جو رزق میں برکت اور ترقی کا سبب ہیں۔ اور کسب معاش کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونے دیتیں بلاشبہ یہ آج کی شدید ترین ضرورت ہے جسے موصوف نے پورا کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع فرما کر لوگوں کو اس سے منتفع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد طیب غفرلہ
رئیس جامعہ دارالعلوم دیوبند (الہند)
۱۹ / اکتوبر ۱۹۷۹ء

تقریظ

از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ: ناچیز راقم سطور نے محترمی صوفی عبدالرحمٰن صاحب کا رسالہ "المائدہ (آسمانی روزی)" دیکھا، موصوف نے قرآن و حدیث کی وہ دعائیں جمع کی ہیں، جو طلب و ازدیاد رزق اور حصول برکت کے لئے ہیں۔ ان دعاؤں کو اپنا معمول اور وظیفہ بنا لینا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے کہ ان کے ذریعہ دنیاوی مقصود بھی حاصل ہوگا اور قرب خداوندی بھی جو مومن کا اصل مطلوب اور اس کی حقیقی کامیابی ہے۔ اس لئے کہ دعا کو مخ العبادۃ (زندگی کا مغز) کہا گیا ہے اور وہ سراسر عبودیت اور حقیقت کی حقیقت ہے۔ دعا بجائے عمل اور ذکر ہے پھر جب وہ قرآن کے الفاظ اور ذخیرۂ نبوی کی شکل میں ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے اور اس کی قبولیت اور دعا کرنے والے کی مقبولیت

میں کیا شک ہے۔ روزی کے مسئلہ کو جو اہمیت آجکل حاصل ہو گئی ہے وہ شاید کسی زمانہ میں اس کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اس کو خدا سے غافل بلکہ باغی بنانے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور اس کی آڑ میں وہ مذہب سے بیزار، اخلاق وانسانیت سے عاری اور انسان کو بہائم اور چوپایوں میں شامل کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اس مسئلہ کو رزاق حقیقی سے مربوط اور دعا ورجوع الی اللہ سے وابستہ کرنے کی کوشش تبلیغ دین کی ایک حکیمانہ کوشش اور سعی محمود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول ونافع بنائے اور مصنف ممدوح کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی

پیش لفظ

از مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جس کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے اور بے حساب درود و سلام ہو سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اور بے شمار رحمتیں نازل ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب اور تمام مسلمانوں پر۔

آج کل اکثر دیندار لوگوں کو تنگی، عسرت اور قرضداری کی شکایت ہے اور روزی کی فکر میں پریشان ہیں۔ جھوٹ و حرام سے کمانے والے تو آج آرام سے باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن سچائی اور حلال طریقے سے کمانے والے تنگی میں رہتے ہیں جس سے بعض وقت ان کو یہ الجھن اور حیرانی ہوتی ہے کہ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری لے رکھی ہے تو پھر یہ تنگی کیوں؟ اگرچہ رزق کا

مسئلہ بہت نازک ہے پھر بھی اس مختصر رسالہ میں حتی الامکان اس کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

دورِ حاضر میں کم علم مسلمانوں کو کیمونسٹ خوب بہکاتے ہیں کہ اسلام پر عمل کرنے سے (نعوذ باللہ) کوئی فائدہ نہیں۔ مذہب پیٹ کا مسئلہ حل نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ سراسر دھوکا اور جہالت ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پیٹ کا مسئلہ موت تک محدود ہے مگر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مرنے کے بعد بھی پیٹ کا مسئلہ باقی رہنے کی خبر دی ہے اور اس کا علاج بھی بتلایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں نیک اعمال کے ساتھ زندگی گزارے گا وہ آخرت میں جنت کی نعمتوں سے خوب پیٹ بھرے گا۔ جو انسان کے گمان کے باہر ہے۔ اور جو کوئی نیک اعمال سے خالی ہاتھ یہاں سے جائے گا وہ وہاں محتاج ہوگا۔ اور اس کو کھانے کے لئے زقوم (کانٹے دار درخت) اور پینے کے لئے خون پیپ اور حمیم (کھولتا ہوا پانی) نصیب ہوگا۔ اس سلسلہ میں احقر کا گجراتی رسالہ "آسان رزق" طبع ہوا تھا جس میں پانچ باب تھے اب اس دوسرے ایڈیشن کے وقت اس میں اضافہ کے طور پر احقر نے رزق کے سلسلہ میں قرآن اور احادیث سے ماخوذ چالیس دعائیں بھی شامل کردی ہیں جو "المائدہ" کے نام سے موسوم ہے جس پر

عمل کر کے انشاء اللہ تعلق خداوندی میں بھی زیادتی ہوگی اور رزق میں بھی برکت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ احقر کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین

(صوفی) عبدالرحمٰن عفی عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ اوّل
روزی کی تلاش

تمام تعریف اللہ رب العزت کے لئے اور درود و سلام تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ، اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں، میں ان سے (مخلوق کی) روزی رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا، قوت والا نہایت قوت والا ہے (سورہ الذاریات)

نیز فرمایا: اور کوئی (رزق کھانے والا) روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

(سورہ ہود)

نیز فرمایا: ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس زمین کے لئے باعثِ رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔ (سورۃ کہف)

حضرت کعب بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم خدا کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری اُمت کا فتنہ (یعنی خدا کی آزمائش) مال ہے۔

تشریح: یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو مال اسی لئے دیتے ہیں کہ امتحان کریں بندوں کا کہ مال داری میں دین پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔ (مظاہر حق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص جائز طور پر دنیا حاصل کرے، سوال کی ذلت سے بچنے کے لئے اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لئے، اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی نیت سے، تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں

رات کے چاند کے مانند چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص جائز طور پر دنیا حاصل کرے اس نیت سے کہ مال زیادہ کرے اور اظہارِ فخر کرے اور لوگوں کو دکھاوے تو وہ خداوند تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

تشریح:۔ جب مال زیادہ کرنے کے لئے اور فخر کے لئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے حلال طور پر کمانے والے کا یہ حشر ہوگا۔ تو پھر حرام طور پر کمانے والے کا کیا حشر ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے حرام کمانے والے کا تذکرہ نہیں فرمایا کہ یہ شیوہ اہلِ اسلام کا نہیں۔ (مظاہر حق)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں مال کو برا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے۔ اگر یہ دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ اور حکام ہم کو اپنا رومال بنا ڈالتے یعنی ذلیل وخوار بنا دیتے۔

نیز فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اس کو چاہئے کہ مال کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے۔ اور ضائع ہونے سے بچائے) اس لئے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اس میں کوئی محتاج ہوگا تو وہی سب سے پہلا شخص ہوگا۔

جو اپنے دین کو دُنیا کے عوض فروخت کر دے گا۔ نیز فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔

اقتصادی ترقی کے لئے آج لوگ اقتصادیات کے علم سے بہت فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اقتصادیات نصف سائنس کا حصہ ہے (مثلاً ذخیرہ اندوزی اور طلب معاش کے اصولوں کا جاننا وغیرہ) اور آدھا فن کا حصہ ہے اور فن کے لئے ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تقدیر کے آگے بعض اوقات ہوشیاری (تدبیر) ناکام ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اقتصادی ترقی محنت اور عقل سے حاصل ہوتی تو مزدور اپنی محنت سے اور عقلمند اور ہوشیار لوگ اپنی عقل و ہوشیاری سے دوسروں سے زیادہ مالدار ہوتے۔ روزی حاصل کرنے کے سلسلے میں ایمان والوں کو شریعت کے قانون کے مطابق عمل کرنا چاہئے جس کو شریعت میں معاملات (لین دین کے طریقے) کہا جاتا ہے۔ معاملات کا علم جاننا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں بہشتی زیور کا پانچواں حصہ اور صفائی معاملات کو پڑھنا اور سمجھنا چاہئے۔ علم الاقتصادیات میں سود پر دارو مدار رکھا گیا ہے۔ اقتصادی ترقی کے لئے سود کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ شریعت میں

سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام لوگوں کو غریب بنانے کے لئے نہیں آیا ہے۔ بلکہ اس کے اصول کے مطابق عمل کرنے سے بہت سے لوگ غنی اور تونگر ہو گئے ہیں۔ سود لینے سے اگرچہ بظاہر مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور زکوٰۃ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال میں کمی ہوئی لیکن ایمان والوں کا تجربہ ہے کہ سود سے مال میں برکت ختم ہو جاتی ہے اور آخر میں قرضداری تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور زکوٰۃ دینے والوں کے مال میں ہمیشہ برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ اپنے زمانہ میں کامل بزرگی کے ساتھ ساتھ مشہور تونگروں میں شمار ہوتے تھے۔

لوگ جھوٹ، دھوکہ اور فریب سے جلد کما کر اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل معیار کی حکمت عملی جس میں ساکھ اور عزت پائیدار نہیں ہوتی وہ پسندیدہ نہیں سمجھی جاتی ہے۔ شریعت نے اقتصادی ترقی کے لئے طویل معیار کی حکمت عملی کو پسند کیا ہے جس سے ساکھ اور عزت قائم رہتی ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈھتا ہے جس طرح اس کی موت اس کو ڈھونڈھتی ہے۔

تشریح: یعنی جس طرح موت یقینی ہے اور بدون تلاش اپنے وقت پر آجاتی ہے اسی طرح رزق بھی یقینی ہے۔ اپنے وقت پر خدا کی طرف سے بندہ کو ڈھونڈھ لیتا ہے۔ بلکہ رزق اپنی رفتار میں موت سے بھی زیادہ تیز ہے کیونکہ موت نہیں آتی جب تک بندہ اپنا رزق تمام کا تمام نہیں کھا لیتا پس رزق کے لئے اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد کرنا چاہئے۔ اور مضطرب اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ متوسط درجہ میں تدبیر اختیار کرنا کافی ہے۔ تدابیر اختیار کرنے سے عبدیت کا اظہار ہوتا ہے مگر اس طلب میں اجمال ہو، کاوش و اضطراب نہ ہو۔

بابِ دُوم

رُوزی میں برکت وترقی کے اسبابُ

"نافع الخلائق" میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فقر و فاقہ سے رویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فریضہ کے بعد دس بار اِنَّا اَنزَلنَا" پڑھا کر اور جمعہ کے دن ناخن کٹوایا کر۔ اعرابی نے ایسا ہی کیا، مالدار ہو گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ دس چیزوں سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۱) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا (۲) عقیق کی انگوٹھی پہننا (۳) جمعرات کے دن ناخن کٹوانا (۴) کسی اندھے کا ہاتھ پکڑ کر راستہ بتانا (۵) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۶) پاؤں میں جوتے پہننا (۷) مسجد میں جھاڑو دینا (۸) پیشہ اور تجارت ایمانداری سے کرنا (۹)

حلال طریقے سے کھیتی کرنا (۱۰) حج کرنا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چار چیز کو لازم پکڑے تو وہ اور اس کے اہل و عیال محتاج نہ ہوں گے۔ (۱) صبح سویرے اٹھنا (۲) نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو کرنا (۳) وتر کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں نہ کرنا (۴) اذان سے پہلے مسجد میں آنا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی فجر کی دو سنتیں گھر میں ادا کر کے مسجد میں آیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ فرما دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت سے فرمایا کہ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں (۱) ایک دوسرے سے ملنا جلنا (۲) راہ خدا میں جہاد کرنا (۳) صبح کی نماز کے بعد نہ سونا (۴) دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کرنا (۵) صبح اور رات کو مسجد میں ہونا (یعنی فجر اور عشاء کی جماعت کی پابندی کرنا) (۶) گھر والوں کو نماز پڑھنے کے لئے کہتے رہنا (۷) خود بھی عبادت خداوندی میں مشغول ہونا۔ (۸) جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں دعاؤں میں زیادتی کرنا۔ (۹) امانت ادا کرنا۔ (۱۰) روزی کی طلب میں صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا (۱۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا

جیسا کہ اس کا حق ہے۔ (۱۲) تقویٰ اختیار کرنا۔ (۱۳) گھر کے دروازہ کے پاس دعا کرنا۔ (۱۴) صبح سویرے اٹھنا۔ (۱۵) خیر خیرات زیادہ کرنا (۱۶) مہمان کی عزت کرنا۔ (قرآن مجید کی تعظیم کرنا۔ (۱۸) شب برات میں دعا کی کثرت (۱۹) عاشورہ کے دن بال بچوں پر خرچ میں فراخی کرنا۔ (۲۰) اہل و عیال کے ساتھ رحمدلی سے ملنا (۲۱) ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا (۲۲) دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا۔ (۲۳) سخاوت کی عادت کرنا۔ (۲۴) گناہ سے بچنا (۲۵) جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے پرہیز کرنا۔ (۲۶) ہر بُرائی سے بچنا خاص کر زنا سے (۲۷) اذان کا جواب دینا۔ (۲۸) حق بات کہنا (۲۹) لالچ اور حرص کا چھوڑنا۔ (۳۰) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۳۱) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا۔ (۳۲) عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنا۔ (گھر میں سرکہ رکھنا۔ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں اور مالداری لاتی ہیں۔

نقل ہے کہ ایک عالم کو روزی کی تنگی پیش آئی انھوں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھا اور اپنے حال کی شکایت کی دوست نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے قرآن مجید کی کوئی

سورت یا کوئی آیت یاد کی تھی اور پھر اُسے بھلا دیا ہے۔ عالم نے کہا
یہ سچ ہے۔ دوست اس پر غصہ ہوا اور کہا پھر سے یاد کرو۔ عالم نے
ویسا ہی کیا۔ روزی کی تنگی جاتی رہی۔

• "عمدۃ الاحکام" وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص دسترخوان پر کھانے کے گرے ہوئے ریزے کھاتا ہے،
وہ ہمیشہ فراخی رزق میں رہتا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا کوئی
لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا لو اور جو کچھ اس پر لگ گیا ہے اس کو
صاف کر کے کھا لو اور اسے شیطانوں کے واسطے نہ چھوڑو (اس
حدیث میں بتایا ہوا علاج تکبر کو بھی توڑتا ہے۔)

اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص دسترخوان پر گری ہوئی
چیز کھا لیوے تو وہ جنت کی حوروں کا مہر ہو جائے گا۔ اور حق تعالیٰ
اس شخص کو اور اس کی اولاد کو جذام کوڑھ اور برص سے اور جنون
سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ حدیث "کنز العباد" میں لکھی ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

ایک روایت میں ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد
سنت سمجھ کر ہاتھ دھونے والے کو انشاء اللہ کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

بازار، دوکان اور آفس میں آنکھوں کی حفاظت کرنے سے
(غیر محرم پر نظر سے بچنے سے) روزی میں برکت ہوتی ہے۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
کوئی اپنے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی پہنے رہے چور اور دوسری
آفتوں سے سفر میں عافیت رہے گی۔

بابِ سوم
تنگی و مفلسی

نافع الخلائق میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کنگھی کو کھڑا ہو کر کرے، مقروض دار ہو اور جو کوئی کھانے کو سونگھے، برکت اس سے جاوے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جس گھر میں خیانت، چوری و زنا ہو اس گھر میں برکت نہیں ہوتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خاص اپنے احباب و اصحاب سے فرمایا کہ نو باتوں سے محتاجی آتی ہے۔ (۱) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا (۲) جھوٹی قسم کھانا (۳) زنا کرنا (۴) لالچ کرنا (۵) مغرب و عشاء کے درمیان سونا (۶) راگ باجا سننا۔ (۷) سائل کو محروم واپس کر دینا خصوصاً جورات

کے وقت آیا ہو۔ (۸) تقدیر پر یقین نہ رکھنا۔ (۹) رشتہ داروں سے بُرا سلوک کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو بددُعا نہ دیا کرو، جو کوئی اپنی اولاد کو مرنے کی بددُعا دے گا وہ محتاجی میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں محتاجی کا سبب ہیں (۱) مردے کے پاس کھانا کھانا (۲) لنگی یا پاجامہ کھڑے ہو کر پہننا (۳) بیٹھ کر پگڑی باندھنا۔ (۴) جوں کو پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا (۵) پوشیدہ بالوں کو قینچی سے کاٹنا (۶) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی پینا (۷) جوتے یا چپل کا تلا دیکھنا (۸) نماز میں سستی کرنا (۹) لوگوں سے ترشروئی سے ملنا۔ (۱۰) جھوٹ کی عادت کرنا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں شراب و دف و تنبورہ و نرد ہو تو گھر والوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے اور خدا تعالیٰ اس گھر سے برکت

اٹھالیتا ہے۔ (جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس گھر میں بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے)

حدیث میں ہے کہ تین آدمی ہمیشہ روزی کی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں۔ (۱) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والی اولاد (۲) شوہر کے ساتھ خیانت کرنے والی عورت (۳) پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا۔

یہ چیزیں بھی محتاجی کا سبب ہیں (۱) زنا کرنا (۲) جھوٹ بولنا (۳) روٹی کا ٹکڑا زمین پر چھوڑنا (۴) ہاتھ منہ آستین یا دامن سے صاف کرنا۔ (۵) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا۔ (۶) ماں باپ کو رنجیدہ کرنا (۷) نماز چھوڑنا (۸) استاذ کی بے ادبی کرنا (۹) صبح کے وقت سونا (سورج طلوع ہونے سے پہلے (۱۰) بے وقت اٹھنا (۱۱) کوڑا کرکٹ گھر میں رکھنا (۱۲) سڑا ہوا کھانا کھانا (۱۳) ہاتھ منہ دروازہ پر بیٹھ کر دھونا (۱۴) برتن کو بغیر دھوئے چھوڑنا (۱۵) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا (۱۶) اولاد اور مہمان کی ناقدری کرنا۔ (۱۷) طاقت ہوتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا (۱۸) وضو کرتے ہوئے دنیا کی باتیں کرنا۔ (۱۹) پیشاب کرتے وقت بولنا (۲۰) پیشاب کی جگہ پر وضو کرنا (۲۱)

بغیر وضو قرآن پڑھنا (۲۲) لہسن پیاز کے چھلکے جلانا (۲۳) صبح کی نماز کے بعد فوراً ہی مسجد سے باہر آجانا (۲۴) اپنی طاقت کے غرور میں دوسروں کو ستانا (۲۵) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا (۲۶) بدن پر پہنے ہوئے کپڑے کو سینا (۲۷) بھیک مانگنے والوں سے اناج خریدنا (۲۸) قلم کے تراشے پر پیر رکھنا (۲۹) ٹوٹی ہوئی کنگھی بالوں میں کرنا (۳۰) ناخن کو دانتوں سے کترنا (۳۱) اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے دوسروں سے آگے چلنا (۳۲) سجدۂ تلاوت میں تاخیر کرنا (۳۳) فضول خرچی کرنا (۳۴) رات کو عریاں ننگے سونا (۳۵) بوقت شام گھر میں چراغ روشن نہ کرنا (۳۶) بہت سونا (۳۷) برہنہ جاکر پیشاب کرنا۔ ان سب چیزوں سے بھی روزی میں تنگی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مطالب المومنین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو غسل کی حاجت ہو بغیر کلی کئے کچھ نہ کھائے ورنہ محتاج ہوجانے کا ڈر ہے۔ واللہ اعلم۔

ابواللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ جو شخص کپڑے سے جھاڑو دیا کرے تو آخر کو محتاج ہوجائیگا۔ واللہ اعلم۔ بازار دوکان اور آفس میں بری نگاہ سے غیر محرم پر نگاہ ڈالنے سے محتاجی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

بابِ چہارم

روزی کی تدبیر

مقصد میں کامیابی کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے۔ تدبیر کے بغیر کوئی شخص بھی مقصد تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص توکل کا مفہوم یہ سمجھے کہ بس زمین پر پڑا رہے اور کسبِ معاش کی تدبیریں اختیار نہ کرے تو وہ جاہل ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے کہ تدبیر تو ضرور کرے مگر بھروسہ تدبیر پر نہ کرے کیونکہ تدبیر تو صرف بھیک کا پیالہ ہے اور دینے والے حق تعالیٰ شانہٗ ہیں۔

جس طرح اللہ جل جلالہٗ کے شان کی کوئی حد نہیں ایسے ہی اس کے رزق کے دروازوں کی بھی کوئی حد نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے ۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ	یا اللہ! کھول دے ہمارے
رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا	لئے دروازے اپنی رحمت کے
اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۔	اور سہل کر دے طریقے ہم پر اپنے رزق کے

ظاہری تدبیروں کے ساتھ ساتھ روزی کے لئے روحانی تدبیروں کو بھی اختیار کرنا چاہیے ۔ نماز، ذکر اللہ، دعا وغیرہ اختیار کرنا ضروری ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں زیادتی اور اس کی نزدیکی اور اس کی رضامندی بھی نصیب ہوگی اور روزی میں برکت اور فراخی بھی ہوگی ۔

انسان کی زندگی میں صرف دو حالتیں ہی پیش آتی ہیں کیونکہ جو معاملہ بھی پیش آئے گا یا تو وہ اس کی مرضی کے مطابق ہوگی اور یا اس کی مرضی کے خلاف پیش آئے گا ۔ پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور دوسری صورت میں صبر کرے ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی شان عجیب ہے ۔ اس کے تمام کام اس کے لئے خیر ہیں ۔ اور یہ شان صرف مومن کے ساتھ مخصوص ہے چنانچہ اگر اس کو خوشی (یعنی فراخی رزق، خوشحالی، چین اور توفیق طاعت

وغیرہ نعمتیں) حاصل ہوں تو شکر کرتا ہے۔ پس یہ شکر اس کے لئے خیر ہے اور اگر کوئی مصیبت (یعنی فقر، مرض اور رنج وغیرہ) پہنچے تو صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کے لئے خیر ہے۔

تشریح:۔ صبر اور شکر دونوں اونچے درجے کے عمل ہیں۔ اور دونوں پر ثواب مرتب ہوتا ہے لیکن جو شخص کہ مومن کامل نہیں ہوتا اس کو جب خوشی اور دولت ملتی ہے تو تکبر اور خلاف شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر اس کو کوئی رنج یا نقصان پہنچتا ہے تو روتا چلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور شکایت اور اعتراض کرتا ہے اور مومن کامل دونوں حالتوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہتا ہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ واقعہ ہر رات کو (مغرب بعد) پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

جو کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گھر والوں کو غنی کرتا ہے۔

اور نقل ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر برکت دی فرمائے گا اور سورۃ قریش روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے بغیر محنت کے روزی ملتی ہے۔

ادائیگی قرض

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ تحریم کو پڑھا کرے اگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے ادا ہو جائے گا۔

(۲) جو کوئی سورۃ والعادیات کو پڑھا کرے اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگرچہ بے حساب ہو۔

(۳) ابو داؤد نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو غموں نے اور قرض نے ستا رکھا ہے اس کا کیا علاج کروں؟ آپ نے دریافت فرمایا، کیا سکھا دوں میں تجھ کو ایک ایسا کام کہ جس وقت تو کہے اس کو تو لے جائے حق تعالیٰ تیرے غم کو اور ادا کر دے تیرے قرض کو۔ اس نے کہا سکھا دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ! فرمایا کہ ہر صبح و شام کو کہا کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج و غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غیظ و غضب سے۔ (ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے)۔

(۴) حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کبھی غم کی بات پیش آتی تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ

ترجمہ:۔ کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو حلیم و کریم ہے اور کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو بڑا حلیم عظیم ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا جو رب ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اور جو رب ہے عرش عظیم کا۔

(۵) جامع ترمذی میں آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت کام پیش آتا تھا تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۔

ترجمہ:۔ اے زندہ نظام عالم کو برقرار رکھنے والے میں

تیری ہی رحمت سے فریاد چاہتا ہوں۔

(۶) فرمایا دعائے ذوالنون دفع کرتی ہے ہر غم کو اور دکھ کو یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ:- تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے یقیناً میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ستّر مرتبہ پڑھے۔)

(۷) طبرانی نے روایت کی ہے معاذ بن جبلؓ سے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سکھاؤں تجھ کو؟ ایسی دعا کہ اگر پہاڑ برابر بھی قرض ہو تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا وہ یہ دعا ہے:- قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک۔ اس کے بعد کہے:- رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ۔

ترجمہ:- اے دنیا و آخرت کے رحمٰن اور دنیا و آخرت کے رحیم! تو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اپنی خاص رحمت کر جو دوسروں کے رحم و کرم سے مجھ کو بے نیاز کر دے۔ (ہر فرض نماز کے بعد تین بار پڑھے۔)

جو کوئی دوسرے کا قرضدار ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو ہر نماز (فرض) کے بعد یہ دعا پڑھے۔ دعا کے اوّل اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ پھر قرض کی ادائیگی کے لئے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ قرض ادا کر دے گا۔

روزی کی برکت کے لئے

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو یہ منظور ہو کہ میرے مال کو زوال نہ ہو اور برکت ہو تو یہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ ۞

ترجمہ:۔ اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلم مردوں اور مسلم عورتوں پر۔

(۲) جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی۔ خالدون تک پڑھیگا غنی ہو جائے گا اور حق تعالیٰ اس کو محتاجی سے دُور رکھے گا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ حق تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور محتاجی اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

(۴) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اور ستر طرح کے نقصان و بلا سے محفوظ رہے گا کہ اس میں کی سب سے چھوٹی بلا غم اور محتاجی ہے۔ اور جو کوئی اسی کلمہ کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے خدا تعالیٰ اسکو غنی کر دے گا۔

(۵) حدیث نبوی ہے کہ جو شخص بعد نماز جمعہ سو سو بار سورۂ اخلاص اور درود شریف پڑھے اور ستر بار یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ تو مالدار ہو جائے گا (زیادہ سے زیادہ سات جمعہ تک)۔

(۶) حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص ہر وقت باوضو رہنے کی عادت کرے اس کی روزی کشادہ ہو جائے گی

(۷) چاشت کی نماز کے بعد یَا بَاسِطُ دس بار پڑھنے سے روزی میں فراخی ہوتی ہے۔

حاجت کے لئے

(۱) جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان مبارک ناموں کو جمعہ کی رات میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حاجت اس کی پوری ہوگی مجرب ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الظَّاهِرِ الْقَوِيِّ الْكَافِيْ۔

(۲) صَلٰوةُ الْحَاجَة: ترمذی شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ سے فرمایا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو مسنون طریقہ سے وضو کر کے دل لگا کر دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت سے پڑھے۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے مثلاً یوں کہے، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (تین مرتبہ) پھر درود شریف پڑھ کر

یہ دُعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ. سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

پھر اپنی حاجت کیلئے دُعا کرے۔

(۳) نماز قضاء حاجت اور نماز کن فیکون کی

جس کسی کو کوئی رنج یا کوئی غم ہو یا کسی سے ڈر ہو یا کوئی مہم پیش آئی ہو تو یہ نماز گزارے پھر قدرت اللہ تعالیٰ کی دیکھے شب نہ گزرے گی کہ انشاء اللہ اس غم سے نجات پاوے گا چاہیئے کہ شک نہ لاوے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں پہلے غسل کرے، پاک کپڑے پہنے پھر چار رکعت کی نیت باندھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار

کہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا چاروں رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیوے اور سو بار غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ کہے پھر سر کو سجدہ میں رکھے اور ہاتھ اٹھا کر دو سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ ابھی سجدہ سے سر نہ اٹھایا ہو گا کہ خدائے عزوجل اس کی حاجت کو پوری کر دے گا انشاء اللہ۔ (یہ نماز آزمودہ ہے)

استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تبارک تعالیٰ سے صلاح لے لیوے۔ اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے۔ تو بے استخارہ کئے نہ کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہو گا۔

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

اور جب ہٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اس کا دھیان کرلے جس کے لئے استخارہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد پاک وصاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کرکے باوضو سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن بھی ایسا ہی

کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی اگر حج کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں؟

(بہشتی زیور حصہ دوم)

استخارہ

جب کوئی شخص تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہو اور اس سے چھٹکارے کا راستہ خواب میں دیکھنا چاہے تو وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر پاک بستر پر قبلہ رُو داہنی کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور سورۃ اخلاص کو سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر یوں کہے کہ خداوندا مجھ کو میرے خواب میں ایسا نور دکھائے جس میں میرے لئے اس تنگی سے کشادگی ہو اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے کہ جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو معلوم کر سکوں۔ یہ دُعا کر کے سو جاوے انشاء اللہ خواب میں وہ

چیز نظر آجائے گی جس میں کشادگی ہے۔ اور اگر اس روز نظر نہ آوے تو دوسری رات کو یہی عمل کرے یہاں تک کہ سات رات تک کرے۔ سات راتیں نہ گزریں گی کہ خواب میں انشاء اللہ معلوم ہو جائے گا۔ اور یہ استخارہ تجربہ کیا ہوا ہے۔

سُورۃ یٰسین

سورۃ یٰسین شریف کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہر چیز کیلئے دل ہے۔ اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بیشک دوست رکھتا ہوں میں اپنی امت میں اس شخص کو کہ جس کے دل میں سورۃ یٰسین ہو (یعنی جو زبانی یاد کرلے)

اور فرمایا کہ جس نے سورۃ یٰسین دن کے شروع میں پڑھ لی تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور جس نے رات کے شروع میں سورۃ یٰسین پڑھ لی تو رات کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے

سورۂ یٰسین صبح کو پڑھ لی تو اس دن کی شام تک اس کو آسانی اور فراخی ملے گی اور جو شخص رات کو سورۂ یٰسین پڑھے گا تو صبح تک آسانی اور فراخی ملے گی۔

اور روایت ہے کہ جو کوئی بھوک کی حالت میں سورۂ یٰسین پڑھے گا تو اللہ کے فضل سے سیر ہو جائے گا۔ اور جو کوئی راستہ بھول گیا ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو اللہ کے فضل سے راستہ مل جائے گا اور جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو گم شدہ چیز مل جائے گی اور جس شخص کو کھانا کم پڑ جانے کا ڈر ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو انشاءاللہ کھانے میں برکت ہو گی اور سب کو کافی ہو جائے گا اور کسی مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے تو موت آسان ہو جائے گی اور اگر مردے کے پاس پڑھے (جبکہ اس کو غسل دیا جا چکا ہو) تو مردے کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

درود شریف

درود شریف کے فوائد اگرچہ بہت ہیں مگر جو احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہوا ہے۔ اس جگہ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ حاصل ہو۔

اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو خدا تعالےٰ اور فرشتے اس کے اوپر دس دفعہ درود (یعنی رحمت کی دُعا) بھیجتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے واسطے لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ درود شریف کا پڑھنا دنیا میں بھی حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور اس کے پڑھنے سے بیمار کو شفا ہو جاتی ہے اور دشمن پر فتح ہوتی ہے اور رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اور اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ اور مال اور گھر میں بھی برکت حاصل ہوتی ہے اور

اور سکرات موت سے اسے نجات ہوتی ہے۔ فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بخیل نہیں کہلاتا، اور جس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے تو تمام اہل مجلس کو خدا کی رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں میسر ہوتی ہے اور قیامت کی گھبراہٹ اور پیاس سے امن ہوگا۔

اسماء الحسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے جنت کی خوشخبری آئی ہے۔ ان ناموں کے وسیلے سے دعا مانگنا قبولیت کا سبب ہے۔

ترمذی شریف میں ننانوے ۹۹ نام مبارک بیان ہوئے ہیں اسماء الحسنیٰ کے ہر ایک نام کی تاثیر اور خاصیت الگ الگ بے شمار ہے۔ ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد ایک بار مبارک ناموں کو پڑھ کر دعا مانگنے سے بہت فائدے اور خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ اسماء حسنیٰ

مناجات مقبول میں اور وظائف کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں

تنبیہ

اوپر بیان کی ہوئی چیزوں کے علاوہ بھی رزق کی ترقی کے لئے بے شمار نفل نمازیں و دعائیں وظیفے ہیں۔ جو بزرگوں اور عالموں سے پوچھ کر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے لکھ دیا ہے وہ بھی بہت کافی ہے۔

باب پنجم

دُعا کی فضیلت

جن چیزوں کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے خواہ وہ دنیوی ضرورت ہو یا دینی اور خواہ انسانی وسعت میں ہو یا وسعت سے باہر ہو، ہر ایک کو اللہ سے مانگا جائے۔ اس طور پر کہ تدبیر کے کاموں میں تو کچھ تدبیر اور کچھ دُعا ہو اور جو کام تدبیر سے باہر ہیں ان میں صرف دُعا ہی پر اکتفا کی جائے اور جس وقت جو حاجت پیش آئے فوراً دل یا زبان سے مانگنا شروع کر دے۔

حضرت سرورِ عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ بڑے مہربان اور بڑے عزت والے ہیں۔ اس سے شرماتے ہیں کہ بندہ ان کے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ اسے خالی واپس کر دیں۔ (جمع الفوائد)

(۲) جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (ایضاً)

(۳) جس شخص کے لئے دعا کرنے کے دروازے کھول دیئے گئے (یعنی خدا سے مانگنے کا شوق جس کو ہو گیا) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ (ایضاً)

(۴) تم اللہ تعالیٰ سے کوئی (جائز) دعا مانگو تو (دل میں) اس کی مقبولیت کا یقین کامل بھی رکھو۔

(۵) اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتے ہیں جس کا دل خدا سے غافل اور دوسری طرف لگا ہو۔

(۶) دعا ہی اصل میں عبادت ہے (دوسری جگہ فرمایا) دعا ہی تو عبادت کی روح اور مغز ہے۔

(۷) دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کے سخت فیصلوں کو بدل دیتی ہے اور ٹال سکتی ہے۔

(۸) دعا ہی آڑے آسکتی ہے ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو آچکی ہو اور ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو ابھی نہیں آئی۔

(جمع الفوائد)

(۹) بندہ کہتا ہے کہ میں نے دُعا مانگی اور قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا حرام، اس کا لباس اس کی کمائی حرام، پھر اس کی دعا قبول ہو تو کیونکر ہو۔

(۱۰) دعا میں ہاتھ کندھے کے برابر اٹھائے (یعنی کندھے سے اونچا اور سینے سے نیچا نہ کرے)، اور دعا میں انتہائی عاجزی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ پورے پھیلا دو۔ (جمع الفوائد)

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی دُعا رد نہیں ہوتی۔ یہ خیال ہرگز نہ آنا چاہیئے کہ حقیر اور معمولی چیز ایسی عظیم و برتر ذات سے کیسے مانگی جائے کیونکہ اس کے نزدیک بڑے سے بڑی چیز بھی معمولی ہے۔

باب ششم

المائدہ

یعنی آسمانی رزق

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ
اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۲) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ؕ
اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا۔

(۳) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ؕ
اے میرے رب! میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے، محتاج ہوں۔

* * * *

(روزی فراخ ہو کسی کا محتاج نہ ہو)

(۴) رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ۔
اے ہمارے پروردگار! اتار ہم پر خوان آسمان سے

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ	ہووے ہمارے واسطے عید ہمارے
اٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ	اوّل کو ہمارے آخر کو اور نشانی
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ	تیری طرف سے اور رزق دے
الرّٰزِقِيْنَ ۵	ہمکو اور تو بہترین رزق دینے والا ہے
(۵) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ	اے اللہ درست کر دے میرا دین
دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ	جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور
اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ	درست رکھ میری دُنیا جسمیں میری
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ	معاش ہے اور درست رکھ میری آخرت
الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ	جہاں مجھے لوٹنا ہے اور کر زندگی
خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ	کو میرے لئے ترقی ہر بھلائی میں
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۵	اور کر موت کو میرے لئے چین
❖ ❖ ❖ ❖	ہر برائی سے

یہ بہت جامع دعا ہے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ	یا اللہ! بخش دے مجھے
وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ	اور رحم کر مجھ پر اور امن دے
وَارْزُقْنِيْ ۵	مجھے اور رزق دے مجھے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ ۝

یا اللہ! قناعت دے مجھے اس پر جو نصیب کیا تو نے مجھے اور برکت دے میرے لئے اس میں اور نگراں رہ میری ہر اس چیز پر جو میرے سامنے نہیں ہے خیر کے ساتھ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ۝

یا اللہ! میں ذلیل ہوں بس عزت دے مجھے اور میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھے۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَ انْقِطَاعِ عُمُرِیْ ۝

یا اللہ! کرنا سب سے فراخ رزق میرا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت۔

گھر میں وسعت رزق اور برکت کے لئے وضو کے درمیان ناک کر منہ دھوتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ

اے اللہ! بخش دے میرا گناہ اور وسعت دے مجھے میرے گھر میں

وَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ	اور برکت دے مجھے میرے رزق میں۔
(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ ○	یا اللہ! بخش دے مجھے اور ہدایت کر مجھے اور رزق دے مجھے اور امن دے مجھے۔
(۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ○	یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے رزق پاکیزہ اور علم کارآمد اور عمل مقبول۔

قرض دفع کرنے اور غنا حاصل کرنے کیلئے یہ دعا پڑھے۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ○	یا اللہ! کفایت کر میری اپنا حلال رزق دیکر اور بچا حرام روزی سے اور بے پروا کردے مجھے بدولت اپنے فضل کے اپنے ماسوا
(۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى	اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان جو کہ پیوست ہوجائے میرے دل میں اور یقین سچا یہاں تک کہ جان لوں

أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ — میں کہ نہیں پہنچ سکتا ہے مجھکو
إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضىً — مگر جو کچھ کہ تو لکھ چکا ہے میرے
مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا — لئے اور رضا اس چیز کے ساتھ کہ
قَسَمْتَ لِيْ ۝ — مقسوم میں لکھی تو نے میری معاش
میں سے۔

(۱۵) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ — یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَ — تیری شدت فقر اور بہت محتاجی سے
التَّبَاؤُسِ وَأَعُوْذُ بِكَ — یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُنْسِيْنِيْ وَ — تیری ہر ایسے فقر سے کہ بھول میں
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى — ڈالدے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری
يُطْغِيْنِيْ ۝ — ہر اس مالداری سے جو کہ باغی بنادے میرا

یہ بہت جامع دعا ہے

(۱۶) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ — یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
مِنْ فَضْلِكَ ۝ — تیرا فضل۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا — یا اللہ! ہمیں زیادہ کر اور گھٹا
تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا — مت اور ہمیں آبرو دے اور خوار

وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَ
وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا
وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۝

اور عطیہ دے ہمیں اور محروم نہ کر اور ہمیں بڑھاتے رکھ اور اوروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں خوش کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

(۱۸) رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ
أَمْرِنَا رَشَدًا ۝

اے ہمارے رب! دے ہمیں اپنے پاس سے رحمت اور سامان کر دے ہمارے لئے کام میں درستگی کا

(۱۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ
وَالْغِنٰى۔

یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیر چشمی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو امامہ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ طرح طرح کے رنج و غم ہیں اور لوگوں کے قرضے میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا میں تجھے ایسے چند کلمات بتاتے

دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج و غم دور کر دیگا اور قرض ادا کر دے گا تو صبح و شام یوں کہا کر

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

یا اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی سے اور سستی سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی سے اور بخل سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قرض سے اور لوگوں کے دبا لینے سے۔

فائدہ:۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج و غم دور فرما دیا اور قرض بھی ادا کروا دیا۔ (حصن حصین)

برکت اور دفعِ قرض کیلئے ہر نماز فرض کے بعد اور نوافل کے بعد مثلاً چاشت و اشراق وغیرہ کے بعد پڑھے

(۲۱) اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

یا اللہ! ملک کے مالک! تو دیتا ہے ملک جس کو چاہے۔ اور چھین

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ	لیتا ہے جس سے چاہے اور
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ	عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ	ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔
إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر تحقیق
قَدِيْرٌ	تو ہر چیز پر قادر ہے۔
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ	تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ	اور دن کو داخل کر دیتا ہے رات
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ	میں اور تو جاندار کو نکالتا ہے بیجان
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ	سے اور بیجان کو نکالتا ہے جاندار سے
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ	اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق
حِسَابٍ ۝ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا	دیتا ہے۔ اے دنیا و آخرت کے رحمٰن و
وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا	رحیم! تو جس کو چاہے دونوں
تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ	دیتا ہے اور جس کو چاہے ان
وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ	دونوں سے روکتا ہے۔ مجھ پر ایسی
اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ	رحمت فرما جو تیرے علاوہ کسی اور
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۝	کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ ۝	یا اللہ! نفع دے مجھے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا اور دے مجھے وہ علم کہ نفع دے مجھے۔
(۲۳) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝	اے حی! اے قیوم! تیری رحمت کی طرف فریاد لاتا ہوں۔

ہر حاجت کیلئے مقبول دعا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ	یا اللہ! میں غلام ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے غلام کا اور بیٹا ہوں تیری لونڈی کا۔ میری چوٹی تیرے قبضہ میں ہے میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین عدل ہے۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق ہر نام کے جو تیرا ہے کہ جس کے ساتھ تو نے اپنی

فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا	ذات کو موسوم کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب
مِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ	میں اتارا ہے یا وہ اپنی مخلوق میں
فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ	سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب
	ہی میں اس کو رہنے دیا ہے۔
اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ	یہ کہ قرآن عظیم کو کردے میرے
رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ	دل کی بہار اور میری آنکھ کا نور
وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ	اور میرے غم کی کشائش اور میرے
هَمِّیْ ۝	فکر کا دفعیہ۔

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالضرور اس کو کشادگی عطا فرماوے گا

(رزین، معارف الحدیث)

نوٹ:۔ اس دعا میں جلاء حزنی پڑھتے وقت اپنی فکروں اور پریشانیوں کی نیت کرے۔

واسطے کشادگی تنگی معاش یہ دعا پڑھے

(۴۵) یَادَائِمَ الْعِزِّ وَ	اے ہمیشہ عزت والے اور باقی

الْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ	باقی رہنے والے، اے بزرگی
وَالْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ يَا	اور جود اور عطا والے ہے
وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ	دوستی کرنے والے اے مالک عرش
الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ	بزرگ والے کرنے والے جو کچھ چاہے

پریشانی حالی اور قرض دور کرنے کیلئے ہر روز صبح کو پڑھے

(۲۶) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ	میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں اپنی جان
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ	اور اہل و مال کو یا اللہ برکت دے
لِيْ فِيْمَا قَدَّرْتَ لِيْ وَارْضِنِيْ بِمَا	مجھے اس چیز میں کہ مقدر کی گئی میرے
قَضَيْتَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ	لیے اور راضی رکھ مجھکو اپنے حکم پر
تَعْجِيْلَ شَيْءٍ اَخَّرْتَ	تاکہ نہ چاہوں میں جلد ملنا اس چیز
وَتَاْخِيْرَ شَيْءٍ عَجَّلْتَهٗ	کا کہ دیر میں رکھی ہے تو نے اور نہ
	دیر میں آنا اس چیز کا کہ جلد رکھی ہے
	تو نے۔
(۲۷) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ	یا اللہ! دور کرنے والے فکر کے
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ	زائل کرنے والے غم کے قبول کرنیوالے
الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا	بیقراروں کی دعا کے۔ رحمٰن دنیا

وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۝

کے اور رحیم اس کے، تو ہی رحم کرے گا مجھ پر۔ تو کر دے میرے اوپر ایسی رحمت کہ بے پروا کر دے تو مجھے اس کی وجہ سے اوروں کی رحمت سے

(۴۸) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ۝

یا اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھ ہی سے ابتدا ہے سلامتی کی اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے سلامتی، میں مانگتا ہوں تجھ سے اے جلال اور اکرام والے! یہ کہ قبول کرلے تو ہمارے حق میں ہماری دعا اور یہ کہ دے ہمیں ہماری خواہش اور یہ کہ بے پروا کر دے ہمیں ان سے جن کو ہم سے بے پروا کیا تو نے اپنی مخلوق میں سے

(۴۹) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ

یا اللہ! احسان کر میرے ساتھ سہل کر دینے میں ہر دشوار کے کیونکہ ہر دشوار کا سہل کر دینا تجھ پر آسان

عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّ اَسْئَلُكَ	ہے۔ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے سہولت
الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاتَ فِي	اور معافی دنیا و آخرت میں۔
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ	۞ - ۞ - ۞
(۳۰) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا	اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں فلاں
كَذَا وَّ كَذَا يَا مُوْنِسَ	فلاں چیز دے (یہاں دعا پڑھنے والا
كُلِّ وَحِيْدٍ وَّ يَا صَاحِبَ	فلاں چیز کے بجائے اپنے جائز مقصد
كُلِّ فَرِيْدٍ وَّ يَا قَرِيْبًا	کا تصور کرے) اے ہر اکیلے کے غمگسار اور
غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّ يَا شَاهِدًا	اے ہر تنہا کے ساتھی اور اے قریب
غَيْرَ غَائِبٍ وَّ يَا غَالِبًا	جو دور نہیں۔ اور اے حاضر جو غائب
غَيْرَ مَغْلُوْبٍ، يَا حَيُّ يَا	نہیں اور اے غالب جو مغلوب نہیں
قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ	اے حی اے قیوم اے بزرگی اور
الْاِكْرَامِ، يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ	عزت والے، اے آسمانوں اور زمینوں
وَالْاَرْضِ وَ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ	کے نور، اے آسمانوں اور زمینوں کی
وَالْاَرْضِ وَ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ	زینت، اے آسمانوں اور زمینوں کے
وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ	انتظام رکھنے والے۔ اے تھامنے والے
وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ	آسمانوں اور زمینوں کے اور اے آسمانوں

وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَ	اور زمینوں کے بنانے والے۔ اے
الْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ	قائم رکھنے والے آسمانوں اور زمینوں کے
وَمُنْتَهَى الْعَائِذِيْنَ،	اے بزرگی اور عزت والے اے دادرس
وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ	فریادیوں کے اور آخری دوڑ پناہ لینے
وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ	والوں کے اور کشائش دینے والے بے چینوں
وَمُجِيْبُ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ	کے اور راحت دینے والے غمزدوں کے
وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ	اور قبول کرنے والے بے قراروں کی
يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ وَيَا	دعا کے۔ اور اے کشائش دینے والے صاحب
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	کرب کے۔ اے الٰہ العالمین اور اے
مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ ۔	ارحم الراحمین تیرے ہی ساتھ بخشش کی
	جاتی ہے ہر حاجت۔

٭ ــ ٭ ــ ٭

(۳) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ مِنْ	یا اللہ! دے تو مجھے ہدایت اپنے
عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَىَّ مِنْ	پاس سے اور افاضہ کر مجھ پر
فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَىَّ مِنْ	اپنا فضل اور کامل کر مجھ پر اپنی
رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَىَّ	رحمت اور اتار مجھ پر اپنی برکتیں
مِنْ بَرَكَاتِكَ ۔	

٭ ــ ٭ ــ ٭

(٣٢) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ خُلُقِيْ
وَطَيِّبْ لِيْ كَسْبِيْ وَ
قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ
وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِيْ اِلٰى
شَيْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّيْ ۝

یا اللہ! بخش دے میرے گناہ
اور وسیع کر دے میرا خلق اور
حلال کر دے میرا کسب اور قناعت
دے مجھے اس چیز پر جو تو نے مجھے
دی اور نہ لے جا طلب میری کسی ایسی
چیز کی طرف جسکو تو نے مجھ سے ہٹا لیا ہو۔

(٣٣) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا
اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۝

یا اللہ! کھول دے ہمارے لئے
دروازے اپنی رحمت کے اور سہل
کر دے ہم پر طریقے اپنے رزق کے

(٣٤) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا
رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا
رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا
فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا
فِيْمَا عِنْدَكَ ۝

یا اللہ! نصیب کر ہمیں اپنا فضل
اور نہ محروم رکھ ہمیں اپنے
رزق سے اور برکت دے ہمیں
اس رزق میں جو تو نے ہمیں
دیا ہے اور کر ہمارا غنا ہمارے
دلوں میں اور کر دے رغبت
ہماری اس چیز میں جو تیرے پاس ہے

(۲۵) صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی کے موقعہ پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ؕ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو رب ہے عرش عظیم کا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا (زاد المعاد)
(۲۶) اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَآ اَحْرَمْتَنِیْ ؕ	یا اللہ! دے ہماری زمین میں برکت اور شادابی اور امن اور نہ محروم رکھ مجھے اس چیز کی برکت سے جو تو نے مجھے عطا فرمائی اور مت آزمائش میں ڈال مجھکو اس چیز کے بارے میں جو کہ مجھے نہ دے تو۔

(۳۷) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَّلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا ۝

یا اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے شکر کے ساتھ اور تیرے ہی لئے احسان ہے فضل کے ساتھ

(۳۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دُعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اچھل اچھل کر گلوں میں آرہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا۔

اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔

٭ ٭ ٭ ٭

فائدہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دئے اور اس آندھی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔ (معارف الحدیث، مسند احمد)

(۳۹) یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ

اے اللہ واے اپنی خدائی میں تنہا

يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا	اے اپنی معبودیت میں یکتا، اے
جَوَادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ	موجود والے بہت بخشش کرنیوالے، اے
يَا وَهَّابُ يَا مُغْنِيُّ يَا	کھولنے والے، اے کرم کرنیوالے، اے
فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ	بہت دینے والے، اے بڑی بخشش والے
يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا	بے غنی، اے غنی کرنیوالے، اے رکاوٹ کے
رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا	دور کرنیوالے، اے بہت رزق دینے والے، اے
بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ	بہت جاننے والے، اے حکمت والے، اے زندہ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	زندہ رہنے والے، اے قائم رکھنے والے نگہبان
يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ	اے بڑے رحم والے، اے نہایت مہربان، اے زمین و آسمان
اِنْفَحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ	کے موجد، اے جلال و اکرام والے، اے نہایت مہربانی
خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ	کرنیوالے، اے نہایت احسان کرنیوالے اپنی طرف سے
سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا	ایسی خیر کی روح پھونک دے جس کے ذریعے
فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اِنَّا	تو مجھکو تیرے ماسوا ہر ایک سے مستغنی کر دے
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا	اگر تم فتح و کامیابی طلب کرو گے تو کامیابی تمکو
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ	ملے گی بیشک ہم نے آپ کو کھلی فتح دیدی
اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ	اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب ہے، اے اللہ

يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا	اے غنی، اے تعریف کرنیوالے اے ہر چیز کے
وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ	موجد، اے سب کو دوبارہ زندہ کرنیوالے
الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالًا لِّمَا	اے نیکوں سے محبت رکھنے والے، اے صاحب عرش
يُرِيْدُ ط اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ	عظمت والے، اے جو چاہے ارادے کو کر ڈالنے
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ	والے، کفایت فرما مجھکو اپنے حلال کے ذریعہ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ	اپنے حرام سے اور غنی کر دے مجھکو اپنے فضل
وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ	کے ذریعہ اپنے ماسوا سے اور حفاظت
الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا	فرما میری اپنی اس قدرت کاملہ کے ذریعہ
نَصَرْتَ بِهِ الرَّسُوْلَ	جس کے ذریعہ سے تو نے قرآن کریم کی حفاظت
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	فرمائی اور نصرت فرما میری اپنی قدرت تامہ
قَدِيْرٌ ۵	کے ذریعہ جس کے ذریعہ سے تو نے رسول کی
	مدد فرمائی یقیناً آپ ہر چیز پر کامل قدرت
	رکھتے ہیں ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو منظور ہو کہ میرے مال کو زوال نہ ہو اور برکت اور خوشی حاصل ہو تو کہا کرے

(۳۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے بندے

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ	اور اپنے رسول محمد صلی اللہ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	علیہ وسلم پر اور مومن مردوں
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ	اور مومن عورتوں پر اور مسلم
وَالْمُسْلِمَاتِ ۝	مردوں اور مسلم عورتوں پر۔

باب ہفتم

روزی کا انجام

حضرت عمرو ابن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا ہوں، البتہ مجھے ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کردی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر دنیا کی محبت و رغبت میں اُسی طرح گرفتار ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے لوگ گرفتار ہوئے تھے اور یہ دُنیا پھر تم کو ہلاک کردے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

کیونکہ ضرورت سے زائد دنیا ہی غفلت اور گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ چونکہ دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، البتہ مالداری اس شخص کو مضر نہیں جو اللہ سے ڈرتا ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

تو دیکھے کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گناہ کرنے کے دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرماتا ہے تو سمجھ لے کہ یہ استدراج ہے یعنی ڈھیل اور مہلت ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی فَلَمَّا نَسُوا ..... فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ تک۔

ترجمہ: جب کافر اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک وہ ان دی ہوئی چیزوں پر اترانے لگے پھر اچانک ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی دنیا کو عزیز و محبوب رکھتا ہے (اس قدر محبوب رکھتا ہے کہ خدا کی محبت پر غالب آجاتے) وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس تم اس چیز کو اختیار کرو جو باقی رہنے والی ہے اور اس چیز کو چھوڑ دو جو فنا ہو جانے والی ہے۔

آخری بات: زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں شریعت کی حفاظت میں چلاتے رہو گے تو آخرت کی منزل تک سلامتی سے

پہنچ جاؤ گے۔ اور منزل کی کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اگر زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں ڈبو دو گے تو غرق ہو کر نامراد ہو جاؤ گے۔ جو آخرت کو اپنا مقصد اور نصب العین بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سکون اور اطمینان نصیب کریں گے۔ اور اس کی روزی آسان کر دیں گے۔ اور جو آخرت کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور دنیا کو مقصد اور نصب العین بنا لیتا ہے اس کے دل میں پریشانی اور بے چینی رہتی ہے۔ اور روزی اتنی ہی حاصل ہوتی ہے جو تقدیر میں لکھی ہوتی ہے۔ حرص اور لالچ کرنے سے تقدیر سے زیادہ نہیں ملتی ہے خوب سمجھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دنیا کی چیزیں نہ ملنے کا کوئی غم نہیں۔

پہلی :۔ ———— امانت کی حفاظت کرنا

دوسری :۔ ———— سچی بات کہنا

تیسری :۔ ———— اخلاق کا اچھا ہونا

چوتھی :۔ ———— حرام روزی سے بچنا

ترمذی وغیرہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان! تو میری بندگی (تابعداری) میں لگ جائیں تیرے دل کو غنی کردوں گا ورنہ تیرے دل کو مشغول کردوں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں کروں گا۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا

مال اور اولاد دُنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے پروردگار کے پاس ثواب کے اعتبار سے بہت بہتر ہیں اور اُمید کے اعتبار سے بھی بہت بہتر ہیں۔

(سورۃ کہف)

ہم یہاں ایسے رہے ویسے رہے
دیکھنا یہ ہے وہاں کیسے رہے

(مولانا سید سلیمان ندوی)

ایک مومن کی زندگی کی شان یہ ہے کہ وہ حلال کمائی

تلاش کرے حلال کمائی کھائے۔ پاکیزہ روزی حاصل کرے اور پاکیزہ روزی کھائے۔ تب ہی دین و دُنیا کی کامیابی ہے۔ ورنہ تو آج حرام راستے سے حاصل کی ہوئی دولت کل قیامت کے دن جان کا وبال ہوگی اور ہلاکت کا سبب بنے گی۔

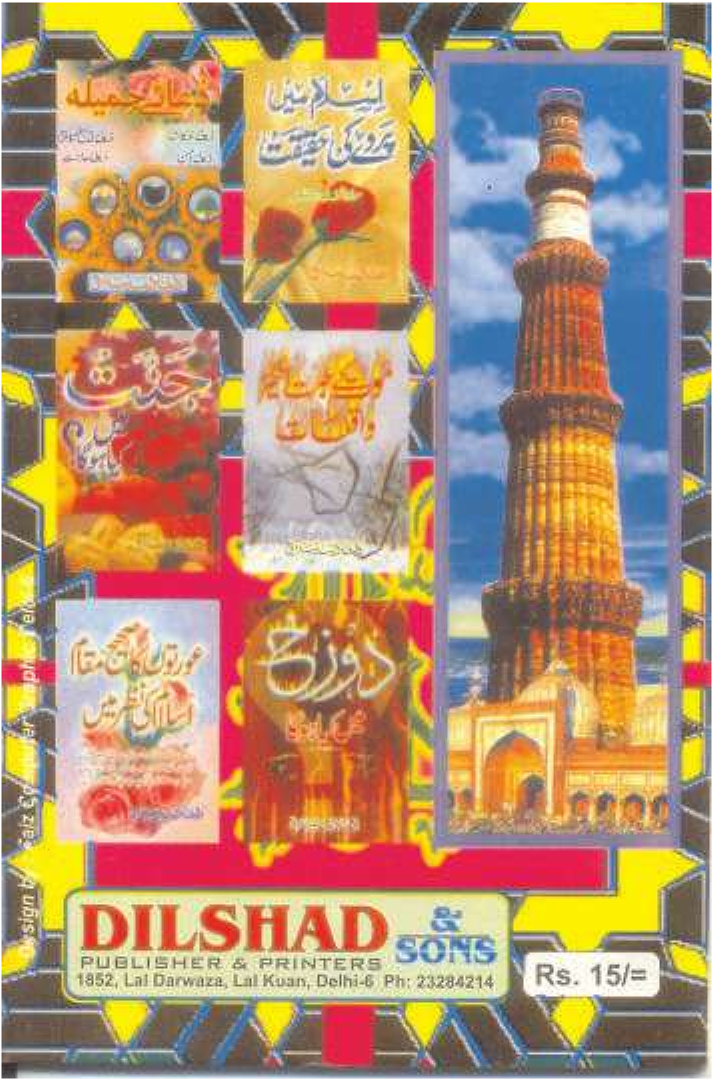
اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال روزی

عطا فرمائیں۔

اور حرام سے ہماری حفاظت فرمائیں۔

آمین

تمت بالخیر


DILSHAD & SONS
PUBLISHER & PRINTERS
1852, Lal Darwaza, Lal Kuan, Delhi-6 Ph: 23284214
Rs. 15/=